تصویری کہانی سلسلہ
علی بابا اور چالیس چور
K
معظم جاوید بخاری

تحریر: معظم جاوید بخاری

علی بابا اور چالیس چور

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ بغداد شہر میں ایک لکڑہارا علی رہتا تھا جو سارا سارا دن جنگل میں لکڑیاں کاٹتا اور شام کو شہر میں لا کر فروخت کیا کرتا۔ اس کے پاس ایک گدھا تھا جو لکڑیاں ڈھونے کیلئے کام آتا تھا۔ ایک دن جنگل میں لکڑیاں کاٹتے ہوئے علی نے شوروغل سنا۔ وہ ماجرا جاننے کیلئے شور کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے کافی لوگوں کو گھوڑوں پر سوار دیکھا جو جنگل کے کنارے پر واقع پہاڑ کی طرف جا رہے تھے۔ علی تجسس کے مارے پہاڑ کی طرف چل پڑا۔ وہاں پہنچ کر علی نے عجیب منظر دیکھا۔ تمام گھوڑے ایک طرف کھڑے تھے اور سوار بڑے بڑے تھیلے اُٹھا کر پہاڑ کے سامنے جمع کر رہے تھے۔ اچانک ایک شخص نے ہاتھ اُٹھا کر کہا: کھل جا سم سم۔ اور پہاڑ میں ایک بڑا
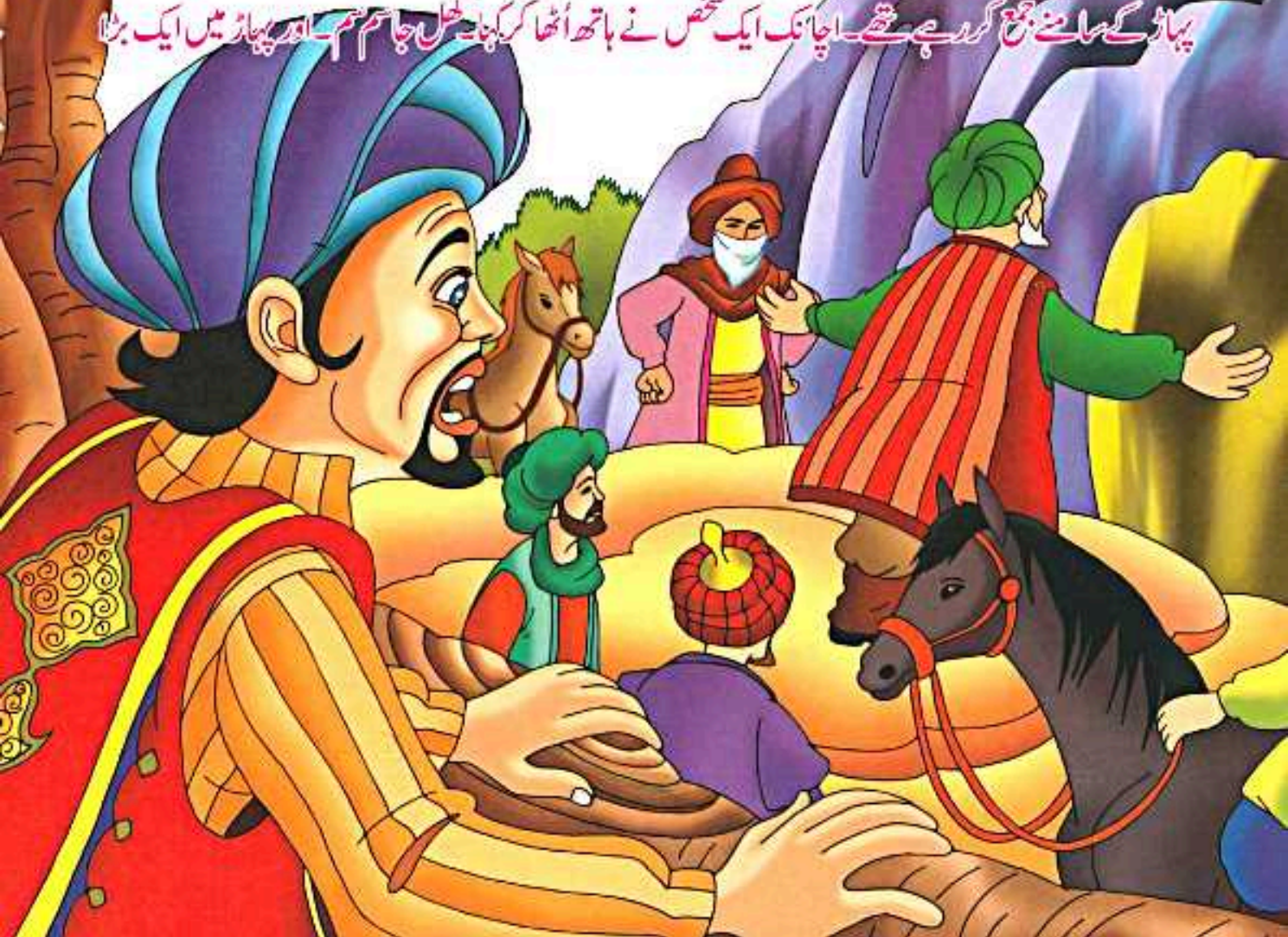
دروازہ کھل گیا۔ علی یہ دیکھ کر ڈر گیا اور ایک بڑے درخت کی اوٹ میں چھپ کر دیکھنے لگا۔ تمام لوگ تھیلے اٹھا کر اندر چلے گئے کافی دیر بعد وہ واپس لوٹے اور اسی شخص نے ہاتھ اُٹھا کر کہا۔ بند ہو جا سم سم۔ اور پہاڑ سے دروازہ یوں غائب ہو گیا جیسے گدھے کے سر سے سینگ۔ وہ سب اپنے اپنے گھوڑوں پر بیٹھ کر روانہ ہو گئے۔ علی وہیں دبکا رہا۔ جب کافی وقت گزر گیا اور وہ لوگ واپس نہیں آئے تو علی نے ڈرتے ڈرتے پہاڑ کی طرف قدم بڑھائے۔ اس نے جونہی کھل جا سم سم کہا تو پہاڑ میں بڑا دروازہ نمودار ہو گیا۔ علی نے ادھر ادھر دیکھا اور ہمت کر کے دروازے کے اندر چلا گیا۔ وہ ایک ہوادار غار تھا۔ جہاں جواہرات اور اشرفیوں کے تھیلے رکھے ہوئے تھے۔ علی نے اپنی زندگی میں کبھی اتنی دولت نہیں دیکھی تھی۔ وہ حیران و پریشان کھڑا رہا۔ اسے اب سمجھ آ گیا تھا کہ یہ لوگ دراصل چور تھے جنہوں نے لوگوں کا مال لوٹ کر یہاں چھپا رکھا تھا۔ علی نے اشرفیوں کا ایک بڑا تھیلا اپنے گدھے پر لادا اور اپنے گھر کی راہ لی۔ اس کی بیوی ڈھیر ساری اشرفیاں دیکھ کر بڑی خوش ہوئی۔ دوسری طرف چوروں کو معلوم ہو گیا

کہ ان کے غار میں کوئی داخل ہوا ہے اور اشرفیاں بھی چرا کر لے
گیا ہے۔ انہوں نے شہر میں اس چور کی تلاش شروع کر دی۔
علی نے جنگل میں جانا چھوڑ دیا تھا مگر ایک دن اس کا
گدھا کھو گیا تو اسے اس کی تلاش میں جنگل کا رُخ
کرنا ہی پڑا۔ گدھا حسبِ عادت جنگل میں آ کر
چر رہا تھا۔ علی نے اسے ہانکا اور واپس لے کر چل پڑا۔

چوروں کے گروہ کا ایک چور جنگل میں پہرہ دے رہا تھا۔ جب اس
نے علی کے لباس اور گدھے کو دیکھا تو وہ چونک گیا۔ علی کا لباس بڑا
قیمتی تھا۔ اس نے علی کا
تعاقب شروع کر دیا۔ علی
اس سے بے خبر گدھے کو ہانکتا
ہوا گھر پہنچ گیا۔ چور مختلف گلیوں
سے ہوتا ہوا اس کے پیچھے پیچھے چلتا رہا۔ وہ ہر گلی سے
گذرتے ہوئے ایک نشان لگاتا آ رہا تھا تاکہ اسے واپسی کا راستہ
یاد رہے۔ جب اس نے علی کو ایک گھر میں گھستے دیکھا تو وہ محلے کی نکڑ
پر ٹھہر گیا۔ اس نے موقعہ پا کر علی کے دروازے پر ایک نشان
لگایا اور تیزی سے واپس لوٹ گیا۔ وہ بڑا خوش تھا کہ اس نے
غار کے چور کو تلاش کر لیا ہے۔ وہ یہ نہیں جانتا تھا کہ
جب وہ علی کے دروازے پر نشان لگا کر لوٹ رہا تھا۔
اسی وقت علی کی بیوی نے اسے دیکھ لیا تھا۔ جب وہ
دروازے سے باہر نکلی تو اسے دروازے پر ایک

عجیب سا نشان دکھائی دیا۔ پہلے تو وہ نشان کو گھورتی رہی لیکن جب بات اس کی سمجھ میں آئی تو وہ بڑی گھبرائی۔ اچانک اس کے ذہن میں ایک ترکیب آئی اور اس نے ویسے ہی نشان محلے کے سب دروازوں پر لگا دیے۔ چور علی کی بیوی کی حرکت سے بے خبر جلدی جلدی پاؤں اُٹھاتا ہوا جنگل پہنچا اور اپنے سردار کو جوش و خروش سے سارا حال بتایا۔ سردار نے اسے شاباش دی اور کہا کہ آج رات ہم اس گھر پر دھاوا بولیں گے اور وہاں سے اپنا تمام مال واپس لائیں گے۔ جب رات ہوئی تو سردار نے اپنے چالیس ساتھیوں کے ساتھ شہر کی راہ لی۔ وہ سب سیاہ نقاب باندھے ہوئے تھے اور ان کی تلواریں اندھیرے میں چمک رہی تھیں۔ ان کے ارادے اچھے نہیں تھے۔ وہ شہر کی گلیوں سے ہوتے ہوئے جب علی کے محلے میں پہنچے تو ٹھٹک کر رُک گئے کیونکہ وہاں ہر دروازے پر ایک ہی طرح کے نشان لگا ہوا تھا۔ یہ دیکھ کر سردار ٹپٹا کر رہ گیا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ غار کا چور نہایت چالاک ہے اور وہ جان چکا ہے کہ نشان کیوں لگایا گیا تھا۔ اس نے اپنے ساتھی پر اس کی نااہلی کا خوب غصہ اتارا۔ اس رات انھیں ناکام واپس لوٹنا پڑا۔ علی اپنے گھر میں بے خبر سو رہا تھا مگر اس کی بیوی جاگ رہی تھی، اسے رات کے اندھیرے میں کسی کی آمد کی توقع تھی۔ جب اس نے باہر آہٹ سنی تو جلدی سے کھڑکی کی جالی کی طرف لپکی۔ اس نے پردے کی اوٹ

میں سے وہ سب منظر دیکھ لیا تھا۔ وہ سمجھ چکی تھی کہ چوروں کو معلوم ہو گیا ہے کہ ان کے گھر میں ڈھیر ساری اشرفیاں
ہیں اور وہ انہیں چرانا چاہتے ہیں۔ اس نے علی سے اس بارے میں کوئی ذکر نہیں کیا۔ دوسری طرف سردار نے کچھ
دن تک خاموشی اختیار کی اور پھر اس نے خود غار کے چور کی تلاش کا آغاز کیا۔ وہ علی کے محلے میں پہنچا اور غیر محسوس
طریقے سے وہاں رہنے والوں کی تفصیل اکٹھی کرتا رہا۔ اسے جلد ہی معلوم ہو گیا کہ علی نامی لکڑہارا اچانک امیر ہو
گیا تھا۔ اس نے علی کا گھر بھی دیکھ لیا تھا۔ وہ واپس آ گیا اور کوئی ایسی ترکیب تلاش کرنے
لگا جس سے علی کو خبر ہوئے بغیر وہ اس کے گھر میں گھس
جائے اور اپنا تمام مال واپس حاصل کر

لے۔ کافی سوچنے کے بعد اس کے ذہن میں ایک ترکیب آئی۔ اس نے بازار سے چالیس بڑے مٹکے منگوائے۔ ایک مٹکے میں تیل بھر دیا اور باقی خالی مٹکوں میں اپنے ساتھیوں کو چھپا دیا۔ اس نے مٹکے چھکڑوں پر لدوائے اور شہر کا رُخ کیا۔ وہ سارا دن شہر میں گھومتا رہا۔ شہر میں تیل کے تاجر کی آمد کی دھوم مچ گئی۔ جو کوئی اس سے تیل خریدنے کی کوشش کرتا تو وہ اتنے مہنگے دام بتاتا کہ پوچھنے والا کانوں کو ہاتھ لگا کر بھاگ کھڑا ہوتا۔ جب شام ہو گئی تو سردار گھومتا پھرتا علی کے محلے میں جا پہنچا۔ محلے کے بچوں نے ڈھیر سارے مٹکے دیکھ کر اودھم مچانا شروع کر دیا۔ علی شور سن کر گھر سے باہر نکلا تو اسے تیل کے مٹکے دکھائی دیئے۔ اسے کئی لوگوں نے تیل کے تاجر کی آمد کے بارے بتا دیا تھا۔ سردار نے بھی علی کو دیکھ لیا تھا۔ اس سے پہلے علی واپس گھر میں گھستا۔ سردار نے اس آواز دی۔ علی سردار کے پاس چلا آیا۔ سردار نے علی سے کہا کہ وہ اس شہر میں اجنبی ہے اور اس کے پاس عمدہ قسم کا تیل ہے جو نہایت قیمتی ہے۔ وہ کسی سرائے میں ٹھہرنا نہیں چاہتا کیونکہ اسے خدشہ ہے کہ بے خبری میں اس کا تیل چرا لیا جائے گا۔ اگر وہ مناسب سمجھے تو ایک رات کیلئے اپنے گھر میں قیام کی اجازت دے دے۔ وہ اس کی اچھی قیمت ادا کرنے کو تیار ہے۔ علی نے بلا معاوضہ اسے اپنے گھر میں قیام کی اجازت دے دی۔ اس نے چھکڑوں سے چالیس مٹکے اتروا کر علی کے گھر کے صحن میں رکھوا دیئے۔ سردار خود علی کے ساتھ گھر میں چلا گیا۔ علی نے اپنی بیوی سے کہا کہ وہ عمدہ قسم کا کھانا تیار کرے کیونکہ اس کے گھر میں ایک بڑا تاجر مہمان بن کر آیا ہے۔ علی کی بیوی کھانا پکانے میں مصروف ہو گئی۔ جب ہنڈیا میں تیل ڈالنے کی باری آئی تو تیل کا ڈبہ خالی ملا۔ یہ دیکھ کر وہ بڑی پریشان ہوئی۔ اچانک اسے یاد آیا کہ باہر تیل کے ڈھیر سارے مٹکے پڑے ہیں، اگر وہ ان میں سے تھوڑا سا تیل نکال

لے تو کیا فرق پڑے گا۔ وہ تیل لینے کیلئے مٹکوں کے پاس آئی تو اچانک اسے سرگوشی سنائی دی۔ علی کی بیوی چونک اُٹھی۔ اس نے تمام مٹکوں کا جائزہ لیا۔ اسے معلوم ہو چکا تھا کہ مٹکوں میں کیا تھا۔ اس نے تیل والا مٹکا کھولا اور تیل نکال کر بڑے دیگچے میں ڈال کر چولہے پر رکھ دیا۔ جب تیل خوب کھولنے لگا تو اس نے دیگچہ اُٹھایا اور مٹکوں کے پاس لے آئی۔ ایک برتن کے ساتھ اس نے کھولتا ہوا تیل نکالا اور مٹکوں کے ڈھکن اُٹھا کر ان میں ڈالنا شروع کر دیا۔ مٹکوں میں چھپے چور کھولتے ہوئے تیل میں جھلس جھلس کر ہلاک ہوتے چلے گئے۔ جب تمام چور ہلاک ہو چکے تو علی کی بیوی نے گھر کے اندر کا رُخ کیا۔ سردار بڑے مزے سے ٹانگیں پھیلائے علی کے ساتھ باتیں کر رہا تھا۔ علی کی بیوی دیگچے کو اٹھائے اندر آئی اور آناً فاناً کھولتا ہوا تیل سردار پر اُلٹ دیا۔ اسے کچھ سوچنے سمجھنے کا موقعہ

ہی نہ ملا۔ علی بھی ہڑبڑا کر اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ سردار کھولتے ہوئے تیل کی تاب نہ لاتے ہوئے فوراً ہلاک ہو گیا۔ علی نے غصے سے کہا کہ یہ تم نے کیا کر دیا، گھر آئے مہمان کو ہلاک کر ڈالا؟ اس کی بیوی نے جب اسے تمام ماجرا بتایا تو علی کے ہوش اُڑ گئے۔ اس نے جب مٹکوں میں چوروں کی لاشیں دیکھیں تو وہ بڑا پریشان ہوا۔ اتنی ساری لاشوں کو ٹھکانے لگانا آسان کام نہیں تھا۔ اس نے ہمت باندھی اور ایک ایک کر کے تمام مٹکے اپنے گدھے پر لاد کر غار میں پہنچا دیئے۔ جب صبح ہوئی تو وہ بری طرح تھک چکا تھا۔ تیل کا مٹکا باقی بچا تھا جسے غار میں پہنچانا حماقت کے سوا کچھ نہ ہوتا۔ اب سم سم غار کا تمام خزانہ علی کے قبضے میں آ چکا تھا۔

بچوں کیلئے دلچسپ اور رنگارنگ کہانیاں
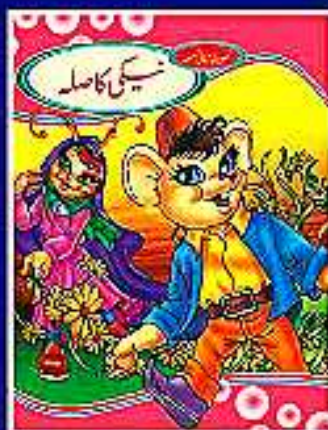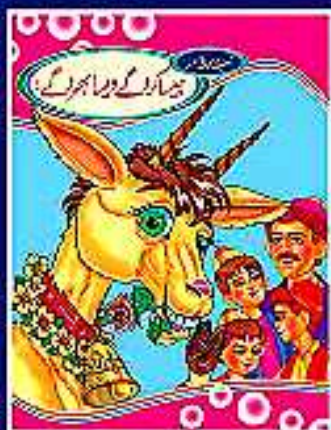
KID's OWN PUBLICATIONS
Urdu Bazar Lahore. Mob: 0333-4856306